بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۴ء ر (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم با تو گر آئی بہ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | وا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف) (پیشگی چار روپے)

مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء مطابق ۱۵ ماگھ سمت ۱۹۶۶

جلد ۹ — نمبر ۱۴

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۴ ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۶ ر

سر الشہادتین - مصنفہ فاضل امروہی - مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے - قیمت ۱ ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۷ ر

غلامی - غلامی کے متعلق تمام اعتراضوں کے جوابات اور فیصلہ کن بحث - قیمت ۲ ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱ ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے رد میں - قیمت ۳ ر

کاسر احمدی ۱ ر - **نظم مستورات** ۱ ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲ ر

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآن سے ایک نئی طرز میں قیمت ۳ ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں مذہب - قیمت ۲ ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم قیمت ۷ ر

موت کا سید ۔ مسیح موعودؑ کی وفات پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات قیمت ۸ ر

اسلام کی پہلی کتاب - مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب بچوں کے لئے قیمت ۴ ر

حضرت اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضوں کے متعلق مدلل و مکمل

عیسائی مذہب - عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت - قیمت صرف ۱ ر

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ۱ ر

لیکچر مہر سنگھ - جسمیں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے - قیمت

القول الصحیح - میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں - قیمت ۱ ر

سری نہہ کلنک - جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۷۲ صفحے - قیمت ۸ ر

کرشن لیلا - ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت قیمت صرف آدھ آنہ -

فتح الدین - مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر - قیمت ۴ ر

تیسیر پند - شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید ہے - قیمت ۱۲ بجائے ۴ روپے کے -

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دور دافع بو - و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل - وغیرہ وغیرہ - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت فی تولہ ۱۲ ر - ایک تولہ سے کم روانہ ہوگی - محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر - قادیان

اعلان ۲۴/۱

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی کشمیری و لوئی و عینک پیبل کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کریں فائدہ رہیگا انشاء اللہ

شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی - وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے -

---

۲۰ و ۲۷ جنوری کے پرچوں میں صفحہ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ کوئی نہیں صفحہ ۱۱ کی بجائے صفحہ ۷ پڑھیئے - کاتب نے صفحے لگانے میں غلطی کی ہے -

اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن چھاپا گیا کیونکہ بوجہ ابر و باران کئی دن درس نہیں ہوا - اس تفسیر کے متعلق یہ امر یاد رہے کہ صرف انہی الفاظ کی تشریح لکھی جاتی ہے جو معمولی ترجموں میں نہ ہو یا حضرت مولانا کوئی نکتہ بتائیں اور چھپنے سے پہلے اکثر نظر ثانی کرائی جاتی ہے بعض اوقات آپ کے آگے جو عبارت ہوتی ہے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشرز کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع گشت)

(کتبہ عاجز محمد حسین مہدی)

بدعات محرم

عراق کے مجتہد مطلق حضرت میرزا حسین نوری طبرسی علیہ الرحمہ نے عزاداری کی موجودہ حالت کی بُرائیون مین لؤلؤ ومرجان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سید ناصر حسین صاحب کے اہتمام سے لکھنؤ مین چھپی ہے۔ اس مین میرزا نے طبرسی اس رونے رُلانے کے متعلق ایک نہائت لطیف قصہ لکھتے ہین جس کا ترجمہ حسب ذیل ہو۔

" مین ایک مرتبہ مشہد مقدس کو بیابان کے اس راستے سے روانہ ہُوا - جو بڑی تکلیف ومشقت کا راستہ ہے - خراسان کے ایک گاؤن مین نیشاپور کے قریب پہونچ کر اُترا - چونکہ مسافر تہا اس لئے وہان کی مسجد مین جا کر فروکش ہوا مغرب کا وقت ہوا - تو گاؤن کے لوگ جمع ہوگئے - خدمتگار نے چراغ جلایا - نمازی آئے اور سب نے مغرب وعشاء کی نماز جماعت سے ادا کی - اس سے فراغت ہوئی تو پیش نماز (امام) صاحب منبر پر چڑہے - مسجد کا ملازم کنکر پتھر سے دامن بھرے ہوئے منبر کے پاس پہونچا اور اس خریطہ کو امام صاحب کے حضور مین رکھدیا - مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کس غرض کے لئے ہے - حضرت نے مرثیہ خوانی شروع کی ابھی چند ہی کلمے پڑہے تہے کہ خدمتگار اُٹھا اور چراغ بجھادیا - میرا تعجب اور بھی زیادہ ہُوا - ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ منبر پر سے پتھر اور ڈھیلے آرہے ہین اور حاضرین پر زور شور سے سنگباری ہورہی ہے - شور وفریاد بلند ہوئی ایک کہتا ہے ہائے میرا سر - دوسرا کہتا ہے - ہے ہے میرا بازو - تیسرا سینے پر چوٹ لگنے کی فریاد کر رہا ہے - غرض کہ اسی طرح ہر طرف سے رونے چیخنے کی آواز بلند ہوئی - تھوڑی دیر ہوئی - پتھر ختم ہونے مرثیہ خوان نے دُعا کے فاتحہ شروع کی اور چراغ روشن کیا گیا - لوگ زخمی سر لہولہان جسم - آنسو بہاتی ہوئی آنکھین لئے ہوئے اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوئے - مین ان بزرگ کے قریب گیا اور پوچھا کہ یہ کیا حرکت تہی انہون نے مجھے جوابدیا - کہ مین مرثیہ خوان ہون یہان کے لوگ ایسے سخت مزاج ہین کہ جب تک اس طرح کی کارروائی نہ کی جاوے - کسی طرح نہین روتے ناچار ان لوگون کو مین اسی طریقے سے رُلاتا ہون - (لؤلؤ ومرجان صفحہ ۱۴)

واستوت علی الجودی

انجیل کے مُورخ نے حضرت نوح ؑ کی کشتی کے ارارات پر ٹھہرنے کا بیان کلدانیون کی داستانون سے لیا ہے جنہین اس کا عرارتو پر ٹھہرنا مذکور ہو لیکن مقامی روایات - جو عیسائی - اہل اسلام اور یزیدی (شیطان پرستی کے پیرو والے) سب قرون مین معتبر مانی جاتی ہین - کشتی کے جبل جودی پر ٹھہرنے کا پتہ دیتی ہین - جو عراق مین ایک ۷ ہزار فیٹ بلند سنگین پشتہ ہے - قرین عقل بھی یہی جانتا ہے کہ نشیبی علاقہ مین سیلاب فرو ہوتے وقت کشتی غالباً اسی پشتہ پر جو میدان کے ایک سرے پر واقع ہے - ٹھہری ہوگی نہ کہ ایک الگ تھلگ چوٹی پر جو میدانی علاقہ سے صدہا میل دور ہے اور بہت سے اونچے اونچے پہاڑ بیچ مین واقع ہین - لکچرار کا خود یہی خیال تہا کہ مقامی روائت زیادہ صداقت پر مبنی ہے جبل جودی کے اوپر ایک بڑی زیارت (خانقاہ) ہے - جہان ہر سال ماہ اگست مین ایک بڑا میلہ ہوتا ہے - اور ہزارون عیسائی مسلمان اور یزیدی ۷ ہزار فیٹ کی دشوار چڑہائی پر جو اکثر جگہ بالکل سیدہی ہے - خوشی خوشی چڑھ کر حضرت نوح ؑ پر فاتحہ پڑہتے اور نذر نیاز چڑہاتے ہین - (وکیل)

دیہاتی پنچائتین

ہز آنر نے کہا کہ انہین معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ دیہاتی پنچائتین قائم کرنا چاہتی ہے جن کو خفیف دیوانی اختیارات حاصل ہون گے - اگر اس طریقے مین کامیابی ہوئی تو انہین کچھ فوجداری اختیارات بھی تفویض کئے جاوینگے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت مین مجھے کواپریٹو بنکون سے بڑھ کر زمینداروں کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہین ہوتی -

عمل حقنہ

حقنہ کا موجد بقراط ہے اور وہ اس طرح ہُوا کہ ایک طائر نے مچھلی بہت کھائی ہوئی تہی اور اس کو درد شکم ہُوا - کنارہ دریائے شور پر جا کر چونچ مین پانی لیا اور دُبر مین پہونکا - آدہ گھنٹے کے بعد پانی کو فضلہ سمیت باہر نکالا اور نجات پائی اور پرواز کیا - یہی وجہ ہے - کہ عمل حقنہ کو عمل طائر بولتے ہین -

ایرانی بلوچستان

بلوچستان کا وہ حصہ جو ایران کے قبضہ مین تہا چند روز سے بالکل سرخود ہوگیا ہے - مثل افغانون کے بلوچی لوگ بھی نئی بندوقون سے کافی طور پر مسلح ہوگئے ہین کیونکہ مسقط سے بہت سستی بندوقین ان کو ملتی ہین اگر گورنمنٹ ایران نے وہان اپنا دخل از سر نو قائم کرنے کی کوشش کی تو ایرانی بلوچی سردار لڑنے کو آمادہ ہونگے گویا ایران کا ایک صوبہ ایران سے علیحدہ ہوگیا - بلوچی بمقابلہ ایرانیون کے زیادہ جنگجو ہین - صرف [illegible] ہی ان کا مقابلہ کرسکتے ہین آجکل ایرانی فوج مین زیادہ تر معمولی آبادی کے لوگ ہین اگر بلوچیون پر چڑہائی کی گئی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا -

صبح کا بھولا ہُوا گھر آگیا ہی شام کو

ایک مسلمان ایک ہندو کے ہمراہ کسی مندر کو دیکھنے کو لے گیا - ہندو کی ہدائت تہی کہ چُپ چاپ میرے ساتھ چلے آؤ مسلمان نے جب نقش ونگار اور بعض عجائبات دیکھے تو بے اختیار اس کے مونہہ سے نکل گیا سبحان اللہ اور راز کھُل گیا -

۲ - ایک جولاہے صاحب کے نقب لگائی - صبح تہانیدار آیا اور تفتیش شروع ہوئی - آپ بھی جا پہونچے - اور کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ چور اس راستہ سے اندر داخل ہُوا ہے اور یون مال اسباب چرا کر پھر دیوار پھاند کر جو اُترنے لگا ہے تو اسباب ادہر اور مین ادہر جا پڑا -

مین نے یہ دو باتین اس لئے لکھی ہین کہ انسان کی فطرت مین صداقت اور فرمانبرداری ہے - مگر ملکی وقومی وخاندانی رسوم وحالات وعادات بعض اوقات انسان کو جادۂ اعتدال سے منحرف کردیتی ہین - بعض آریون کے دماغ مین کچھ فتور آگیا تہا اور وہ لگے گورنمنٹ کے خلاف تدابیر کرنے - آخر جب گورنمنٹ اس سڈیشس کیڑے کو نکالنے کی طرف متوجہ ہوئی تو آریہ سماج نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے اب ضرورتاً ارجن نام ایک اخبار نکلوایا ہے - جس کی ایڈیٹری کے لئے دہرم پال ہی موزون سمجھا گیا ہو - اب ہم دیکھتے ہین کہ یہ اخبار اپنے حلقہ مین ہندوستان پرکاش کی طرح مقبولیت حاصل کرتا ہے یا نہین - اگر اس اخبار نے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کردیا - تو بہر غنیمت -

گورنمنٹ آف انڈیا نے مندرجہ ذیل چار سکولون کی بابت حکم دیا کہ ان کا کوئی طالب علم کسی سرکاری یا امدادی مدرسہ مین نہ لیا جاوے کیونکہ یہان قابل اعتراض باتین لڑکون کو سکھلائی جاتی ہین جو مفسدانہ اور تجوین کے خیالات کو بگاڑنیوالی ہین (۱) سارتھ بدیالہ گاؤن (۲) مہاراشٹر بدیالہ پونا (۳) مستفید داریل شالا دہرن گاؤن - اور (۴) ریویٹ اینگلو ورنیکلر سکول اپرندلی - حکم مذکور یکم جنوری سے عمل کرینگے -

نہائت مسرت سے لکھا جاتا ہے کہ ہماری انصاف پسند گورنمنٹ نے کمال فیاضی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے محکمہ مال مین بجائے پلے یوروپین اور پیلے ہندوستانیون کے پورے نصف ہندوستانی و نصف یوروپین رکھے جایا کرین - گورنمنٹ رفتہ رفتہ اپنی رعایا کو بہت کچھ دے رہی ہے - (آریہ سماج کے متعلق مولوی ... صاحب کی رائے)

اس کے جواب مین مجھے یہ کہنے کی ہدائت ہوئی ہو کہ سر لوئیس ڈین اس امر کو پوشیدہ نہین [illegible] چاہتے کہ بہت سے حکام کی رائے آریہ سماج کے برخلاف ہے [illegible] الوز اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ سماج ہذا کو اگر دانشمندی سے نہ چلایا [illegible] تو یہ بہت کچھ خرابی پیدا کرسکتی ہے - خصوصاً ایسے مقامات پر جہان سر رشتہ انتظام ایسے اشخاص کے ہاتھ مین ہو جن کے خیالات باغیانہ ہون لیکن سر لوئیس ڈین کو اس بات کا یقین ہو کہ آریہ سماج اس وقت تک بحیثیت مجموعی غیر وفادار اور باغی نہین ہے اور وہ یقین کرتے ہین کہ سماج کے بہت سے ممبر دہارمک اصلاح کے لئے کام کر رہے ہین -

تبّت کے دلائی لامہ جو گذشتہ مہم کے موقعہ پر فرار ہوگئے تہے اور ایک چین وروس مین بطور پناہ گیر منڈلاتے پہرتے تہے خبر ہے کہ آخرکار پایہ تخت لہاسہ مین واپس آگئے اب ملک تبت براہ راست چین کے قبضہ میں جا پڑا جس نے دلائی لامہ کو یہان کے انتظام پر بحال کردیا ہے -

اخبارات کی بڑی مشینین اخبار حسب ذیل شرح پر چھاپ سکتی ہین - ۸ صفحہ کا اخبار ۹۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ - ۱۰ صفحہ کا اخبار ۷۲ ہزار کاپی فی گھنٹہ - ۱۲ صفحہ کا اخبار ۴۸ ہزار کاپی فی گھنٹہ - ۲۰ صفحہ کا اخبار ۳۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ - ۲۴ صفحہ کا اخبار ۲۴ ہزار کاپی فی گھنٹہ -

قسطنطنیہ کے شاہی محل چراغان کا جلکر راکھ ہونا ایک قومی مصیبت سے منسوب کیا جاتا ہے افسوس ہے یہ عظیم تاریخی عمارت نہائت قیمتی تہی - تمام شاہی کاغذات جل گئے - نیا پارلیمنٹ تعمیر کرنا ہوگا -

آسٹریلیا کے شمالی اضلاع مین عظیم طوفان طغیانی سے بڑی بہاری

فرمودۂ امیر

فرمایا۔ مومن کبھی مباحثات کی ابتداء خواہش نہ کرے اپنے علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گھمنڈ دل میں نہ لائے۔ اور خدا کے حضور گر پڑے اور نفسانی جوش کا مطلق دخل نہ ہو۔ بلکہ جو کچھ کہے پاک کرے لِلّٰہ تو پھر وہ شخص ابراہیم بن جاتا ہے۔ اور خدا اپنے فضل خاص سے اسکا معلم بن جاتا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ باتیں سمجھاتا ہے جو اسکے وہم و گمان کبھی نہ گزری ہوں۔ دوسرا موقعہ تبلیغ و وعظ کا ہے۔ اسمیں پہلے بقدر اپنی طاقت کے مضمون سوچے مگر سارا بھروسہ اللہ پر رکھے کیونکہ اس تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے پھر خدا تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دینا۔ ایک شخص یہاں آیا۔ جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص نفل سوالاحد عینتا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۱۸ سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اسپر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی۔ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ مولوی عبدالقادر صاحب کی گود میں پانچ خوبصورت لڑکے ہیں۔ جو میں نے ایک لئے ہیں۔ ان سے میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے تو وہ بولے

کہیعص۔

ایک مرتد نے ترک اسلام میں مقطعات قرآنی پر اعتراض کیا نماز میں غالباً بین السجدتین دعا کرنے پر ایک پل میں ان کا راز مجھ پر کھل گیا۔

یہب لمن یشاء اناثا کو پہلے رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا فضل ہے۔ فرمایا۔ ہماری بہت سی اولاد مری بھی ہے لیکن ہم نے ہر حالت میں اللہ کا شکر کیا۔ یہاں بھی اولاد کی ضرورت ہے اور آگے بھی۔ جو یہاں کے لائق نہ تھا خدا نے اسے آگے بطور ذخیرہ رخصت فرما دیا۔

فرمایا ۔ محسن بن جاؤ۔ تا تم پر بھی حضرت ابراہیم سے انعام ہوں اور تم کو ایسی اولاد دے۔ جن کو علی حسین بی بی سے تو خود بخود محبت کی جاتی ہے۔ حکم یہ ہے کہ بیوی بدصورت یا بری بھی ہو تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو۔ کیونکہ فرمایا

وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئا و يجعل الله فيه خيرا كثيرا

المفتی ۲۱۸

(۱) پرانی مسجد کا اسباب جسقدر نئی پر لگ سکے۔ لگاؤ باقی بیچ کر اس کے بدلے اور لے لو۔ (۲) پہلی مسجد پر بضرورت دوسرا مکان بشرطیکہ زمین کی قیمت دوسرے پر لگائی جاوے۔ جائز ہے۔ منافقوں کی مسجد مسجد الٰہی نہ تھی۔ بلکہ شرارت تھی۔ اس جگہ کو پاخانہ بنایا گیا۔

(نور الدین)

چند سوالات کے جواب

(۱) جن اور شیطان کا لفظ قرآن شریف میں بہت معانی پر بولا گیا ہے۔ بعض قوموں کو بھی جن اور شیطان کہا گیا ہے بعض جرم (بیکٹیریا کیڑے) کے لئے بھی جن کا لفظ بولا گیا ہے مثلاً طاعون ہیضہ وغیرہ کے جرم جو خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں۔

کبوتر اور چیل کو ہوا سے تاکید کے لفظ ہیں مگر میں ان کے معانی نہیں جانتا۔ البتہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض بیمار بیماری کے ظہور سے پیشتر بھیانک اور دہشتناک شکلیں خواب میں دیکھتے ہیں پھر بیمار ہوتے ہیں گویا ان ذرات کی شکلوں کا نقشہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے ہندو سنتان کی پرانی مذہبی بھوت چڑیل کی شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ مثال کے لئے کالا سر اکے مریض پر غور کرو۔

(۲) جادو نام ہے سحر کا۔ سحر کے اقسام بہت ہیں۔ دلربا تقریر اور طب کے علم کو بھی سحر کہا گیا ہے۔ خوش تقریر خطیبوں کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کافروں نے ساحر کہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اکثر پیارے بندوں کو دنیا والوں نے ساحر کہا ہے چنانچہ ہمارے مرزا صاحب کو بھی لوگوں نے ساحر کہا۔ دقیق النظر ذہین آدمی کو بھی ساحر کہا گیا ہے اور ان علوم سے لوگوں کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

(۳) شیخوں کے بیٹے شیخ اور راجپوتوں کے بیٹے راجپوت۔ سیدوں کے سید ہوتے ہیں۔ اسکو تو شاید آپ مانتے ہی ہونگے بس آدم کا بیٹا آدم ہوا۔ چونکہ میں بھی آدم کا بیٹا ہوں اس لئے میں بھی آدم ہوں۔ مجکو تو اپنے شیطان کا فکر رہتا ہے۔ بعض ابلیس کی شرارتوں کو میں نے طبی دوکانوں میں دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کو آتشک کا مرض ہوتا ہے۔ جو آتش سے مشتق ہے سوزاک ہوتا ہے جس میں سوزا و سوزش یا سوختگی موجود ہے غضبی بخار بھی لوگوں کو چڑھتا ہے میں نے اپنے شیطان کو دیکھا بھی ہے۔ مجکو تو وہ آتش کا شرارا ہی نظر آیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ آپکا شیطان بھی کوئی آتش کا پرکالہ ہو۔ آپ لاحول اور استغفار سے کام لیں۔ اور اپنے آپکو شیطان کا جلوہ گاہ بنانے سے بچائیں۔

(۴) نبی کریم شفیع ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔ اسمیں صاف بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ گنہگاروں کیلئے اگر رسول بھی استغفار کرے تو معافی ملسکتی ہے۔ اور سورہ زخرف میں ہے۔ ولا يملك الذين يدعون من دونه الشفاعة الا من شهد بالحق وهم يعلمون یہاں صاف ظاہر ہے کہ شفیع وہ شخص ہے جس نے حق کی گواہی دی اور کہ والے اس کو جانتے ہیں۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۵) شبہ اور یہ لکھا ہے کہ آدم کا بیٹا آدم ہوتا ہے۔ آدم کو خدا تعالیٰ نے کچھ حکم کئے تھے۔ اور کچھ مناہی۔ مثلاً اسکن انت وزوجک الجنۃ اور ساتھ ہی لا تقربا فرما دیا تھا۔ اسطرح مجکو بھی کچھ اوامر اور نواہی فرمائے ہیں جب میں نواہی کا ارتکاب کرتا ہوں۔ تو میری روح مقام آرام سے نکل جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص بادشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ اسی بادشاہ کے آرام کے مقام میں نہیں رکھا جاتا۔ آدم کا جنت اسی دنیا میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قرآن شریف میں کہیں گناہ (جناح) کا لفظ آدم کی نسبت نہیں آیا۔ جناح اور جرم کے لفظ قرآن شریف میں آدم کی نسبت جبتک مجکو کہیں نظر نہیں آئے آپ لکھتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے۔ مجکو ایسی کبھی کوئی آیت معلوم نہیں جسمیں بیان فرمایا ہو۔ کہ آدم پیغمبر تھے۔

(اکبر شاہ خاں بحکم امیر المومنین)

المفتی ۲۱۹

متوفی عنہا زوجہا (بیوہ) کی دو عدتیں قرآن میں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قل کل من عند اللہ۔

(۱) متوفی عنہا زوجہا غیر حاملہ اسکی عدۃ چار ماہ دس دن ہے اور اسکے لئے وصیت ہو کہ سال تک خود نہ نکالنا سورۃ البقرہ

(۲) بیوہ حاملہ اسکی عدت وضع حمل ہے۔ گو اسی دن بچہ جن دے جس دن خاوند مرا یا چند روز چار ماہ دس روز کے اندر یا فرض کرو۔ خاوند مرنے سے نو ماہ دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو جب پیدا ہو تب ہی عدت پوری ہوگی یہ سورۃ طلاق کا حکم ہے۔

وکل من عند اللہ۔ فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا۔

مطلق مطلقہ کی تین عدۃ ہیں۔

(۱) اول جنکو حیض آتا ہے۔ انکے لئے ثلثۃ قروء کا حکم ہے۔

(۲) جنکو حیض نہیں آئی آتی ہی نہیں یا بوڑھی ہو گئیں حیض آنا موقوف ہوگیا انکے لئے تین ماہ سورۃ البقرہ۔

(۳) حاملہ مطلقہ اسکی عدۃ وضع حمل سورۃ طلاق واقول قل کل من عند اللہ ...

البدر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء

ایک ضروری التماس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ہر ایک اور قریہ میں بموجب آیۂ کریمہ وان من اُمۃ الّا خلا فیہا نذیر۔ وقتاً فوقتاً مصلحان قوم آتے رہے اور اپنے اپنے وقت پر ضرورت زمانہ کے مطابق اصلاح فرماتے رہے۔ ان میں سے افضل البشر ہمارے پیارے آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ جنہوں نے ایک مکمل قانون دنیا کو اللہ سے پاکر دیا۔ جسکا نام کہ قرآن مجید ہے اور جس پر قدم مارنے سے انسان سچا مسلم بن جاتا ہے۔ اور بموجب کلمہ ولاخوف علیہم ولاہم یحزنون۔ اللہ اسکا حافظ وناصر بن جاتا ہے۔ اس قانون الٰہی سے ہر ایک قسم کے روحانی اور جسمانی خرابیوں کی جنہیں کہ انسان کسی وقت گرفتار ہو سکتا ہے اصلاح کی ہے۔ اور سب کے لئے علیحدہ علیحدہ علاج بتایا ہے۔ اگر انسان نے ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ پھوپھی وغیرہ رشتوں کی حرمت کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے آپکو مختلف روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی تکالیف کا مورد بنایا تو اس نے یہ کہہ کر۔ کہ لاتنکحوا ما نکح آباءکم من النساء الّا ما قد سلف انہ کان فاحشۃً ومقتاً وساء سبیلا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ وبناتکم واخواتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت الخ۔ اسکا علاج فرمایا۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے اس علت کو اُڑا دیا۔ اور اسطرح سے اُن خرابیوں کو جو اِن قریبی رشتوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی تہیں۔ اور جو کہ آجکل کی علم طب نے مضر صحت ثابت کر دی ہیں۔ دور کر دیا۔ پھر اگر کثرت ازدواج کی کوئی انتہا نہ دیکھی۔ اور ایک ایک آدمی نے سینکڑوں بیویاں رکھنی شروع کیں تو اسکی بھی اصلاح کی اور طاقت انسانی کو مدنظر رکھکر اور ضروریات بقاء انسانی کو خیال کر کے ایک حد بندی مقرر کر دی اور حکم دیدیا کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع وان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃً۔ عورتوں میں سے دو یا تین یا چار تک بیویاں نکاح کر لو۔ لیکن اگر خوف ہو کہ اُنکے حقوق برابر نہ ادا کر سکو گے تو پھر ایک سے زیادہ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظلم کو پسند نہیں فرماتا۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ دو بیویاں تو کر لو۔ لیکن ایک کو بالکل پس پشت ڈالدو۔ اسی طرح جب دیکھا۔ کہ خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کر کے انسان حیوانیت سے بھی گرا جاتا ہے۔ تو پکار کر کہا۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کہ یہ تو تمہارے خود تراشیدہ بت ہیں۔ ان کی پوجا کیوں کرتے ہو۔ پوجا کرنے اور پرستش کرنے کے لائق وہی ذات پاک ہے جو کہ اب تمہارا اور اُن سب لوگوں کا جو تم سے پہلے گذر رہے ہیں۔ یعنی ساری دنیا کا خالق ہے۔ غرضیکہ اسی طرح کوئی پہلو دنیاوی زندگی کی ضروریات کا ایسا نہیں چھوڑا جسکی کہ اسلام نے اصلاح نہیں فرمائی۔ جسے اگر مختصر بیان بھی کیا جاوے تو بہت لمبا مضمون ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آگے صرف اُسی اصلاح کا ذکر کرونگا۔ جو کہ میرے اس مضمون کے متعلق ہے۔

دنیا میں دو ہی سلسلہ [illegible] ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ اس لئے بادشاہتیں بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہیں ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ روحانی بادشاہت کے ماتحت معرفت صفات باری تعالےٰ انسان کو بہشت سے ایسے رستوں سے جس پر چلنے سے کہ اُسے ذکھ پہنچے یا وہ دوسروں کو لئے دکھ کا موجب ہو بچا دیتی ہے گو وہ اس حکومت سے باہر نہیں ہوتے۔ اور جن سے اسطرح ڈر ہوتا ہے کہ اگر وہ یوں ہی آزاد چھوڑ دیئے جاویں تو کیا اپنے لئے اور کیا باقی دنیا کے لئے دکھ کا موجب ہونگے۔ اور [illegible] باطنی حالت الٰہی کو نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ظاہری سلطنتیں بنائی ہیں۔ جنکو کہ اسی لئے ظل اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ روحانی سلطنت میں خوف ومحبت الٰہی جو کہ ایک عارف باللہ کو ایک تاریک کونہ میں گناہ سے بچانے کے لئے کافی ہوتی ہے اگرچہ ایسے سلطنتوں میں وہ اس درجہ تک تو موجود نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی بہت سے شرارتوں سے دنیا ان ظاہری سلطنتوں کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان سلطنتوں کی بہت تعظیم اور تکریم کی ہے اور جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ہی ان ظاہری بادشاہوں کی متابعت کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب حکم یا حاکم بنانا یہ فضل الٰہی ہے۔ کیونکہ اللہ اعلم وخبیر وفاعل مطلق ہے۔ اور قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ کس ہاتھ میں اتنی مخلوق الٰہی کی باگ حکومت دینی واجب ہے۔ اس لئے وہ جو ہم پر حاکم یا ... بادشاہ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ وہی ہوتے ہیں۔ جنکا طرز حکومت ایسا ہوتا ہے۔ جو کہ اسوقت کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مناسب حال ہوتا ہے۔ اس لئے اگر انسان جیسا کہ ایک پسند کرتا ہے اسکا خواہاں ہے۔ تو لازم ہے۔ کہ وہ اُسکی تابعداری اور خیر خواہی کرے

ایک بادشاہت کے بجائے دوسری بادشاہت کے قائم ہونے میں یہ راز ہوتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ جس سے سلطنت چھینی جا رہی ہے۔ اسکی طرز حکومت زمانہ کے ضروریات کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور اسطرح سے وہ ایک طرح ظالم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ جو اپنی مخلوق کا رحمٰن خدا ہے پسند نہیں کرتا کہ اسکی مخلوق پر کسی قسم کا ظلم ہو۔ سامان ہی ایسے کر دیتا ہے کہ وہ بادشاہ [illegible] دنیا سے مٹ جاتی ہے [illegible] فضل الٰہی ہے۔ انسان کو اسمیں بالکل دخل نہیں۔ اس لئے وہ انسان جو کہ [illegible] جیسا کہ ہم آجکل بعض کی اپنی سلطنت کی [illegible] کا خیال کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے کام کرا [illegible] ڈالنا چاہتا ہے اور اسطرح سے اللہ تعالےٰ سے ایک جنگ شروع کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دکھ اٹھاتا ہے اور [illegible] کام [illegible] ہے۔ اسلام میں [illegible] بغیر کسی شرط کے بادشاہ وقت کی فرمان [illegible] کا حکم دیا ہے۔ اور اس حکم سے پہلے اللہ اور رسول کی متابعت کا حکم دیکر یہ کہ [illegible] میں محبت میں ہر [illegible] انسان پر فرض ہے۔ اور بغیر کسی حیل وحجت کے اللہ [illegible] لازم ہے۔ یہ صاف بتا دیا ہے۔ کہ کس رنگ میں حاکم وقت کی متابعت کرنی چاہئی۔ یہ کہ وہ بادشاہ کیسا ہے۔ اور آیا اس قابل ہے کہ بادشاہ رہے یا نہ رہے یہ سب اللہ کے سپرد کرنا چاہیئے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس قابل ہے۔ اور کون نہیں۔ کیونکہ اطاعت بادشاہ کا حکم بالکل صاف ہے۔ اور اطاعت حاکم وقت اور بغاوت دو ایسی متضاد حالتیں ہیں کہ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اسلئے وہ جو کہ بادشاہ وقت کے مارنے یا نکالنے کے فکر میں لگ جاتا ہے۔ بھلا اُسکی فرمانبرداری کب کر سکتا ہے۔ اور اللہ اُسکے سکھ کا ذمہ وار نہیں رہتا۔ بلکہ اسکو دکھ پہنچاتا ہے۔ وہ بادشاہ کیسا تھ لڑائی کر کے اللہ کے ساتھ لڑائی شروع کرتا ہے۔ نتیجہ اُسکا ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے۔ اور ہم تو آجکل اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

چاہیئے کہ ہم سب مسلمان اور ہمارے اہل ہنود بھائی اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ کے اس حکم کی کہ حاکم وقت کی اطاعت کرو قدر کریں۔ اور آپ کی متابعت

میں عملاً ثابت کر کے دکھائیں کہ ہم سچے خیر خواہ سرکار ہیں ۔

ہمارے حضرت امام وقت مجدد زمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آپ نے دنیا کے لوگوں کو جب دنیا کی طرف گرا ہوا دیکھا ۔ تو اسکا علاج یہ کیا کہ ایک سلسلہ ایسا قایم کیا جسمیں کہ صرف وہ ہی شامل ہو سکتے ہیں ۔ جو یہ اقرار کریں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ۔ جسکا نتیجہ ضروری طور پہ یہ ہونا چاہیئے کہ ایسے انسان اللہ تعالےٰ کے ان احکام کی جو قرآن میں موجود ہیں ۔ زیادہ تعظیم و تکریم کریں اور اُنپر عمل کریں ۔ اور اسلام کی تعلیم کے ہر ایک پہلو کا مطالعہ کریں اور اسکو پریکٹیکل رنگ دیں ۔ چنانچہ یہ گروہ بفضل خدا اس غرض میں بہت حد تک کامیاب ہے پھر آپ نے توحید کے شفاف چشمہ کو جو تیرہ سو سال گذرے اسلام لایا تہا ۔ اور اسوقت بہت کثرت سے دنیا میں ایک گری ہوئی حالت میں موجود تہا ۔ سب غلط فہمیوں اور میلوں سے جو دنیا داروں نے اسمیں پیدا کر دی تہیں صاف کر کے صراحت سے پیش کیا ۔ اور تثلیث کے عقیدہ کو غلط ثابت کیا ۔

جہاں انہوں نے اسطرح سے بہت سے قرآن کے احکام کی تجدید فرمائی ۔ وہاں اپنی ہر ایک تصنیف میں اس بات پر بھی زور دیا ۔ کہ ہندوستان کے باشندوں پر گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے بڑے بڑے احسان ہیں اس لیئے بموجب حکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ ہم سب رعایا کو اس گورنمنٹ کی بہت ہی سچی خیر خواہی قولی اور فعلی رنگ میں کرنی واجب ہے ۔ اور یہ امر کہ انکی اطاعت کریں یہ تو ہر حالت میں حکم الٰہی کے ماتحت لازم اور ضروری ہے ۔

اللہ کے بندے دنیا میں کچھ حکمت عملیاں کیلئے نہیں آتے ۔ لوگ تو بھلا بدظنی سے کام لیسکتے ہیں ۔ مگر میں احمدیوں کو خطاب کر کے عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے حضرت کی پاک صحبت میں رہکر آپکا خوب مطالعہ کیا آج کیا انمیں سے کوئی کہسکتا ہے کہ معاذ اللہ آپ دکھاوے کے لیئے کرتے تھے ۔ ہرگز نہیں ۔

ایک خدا پر سچا ایمان اور عرفان رکھنے والے انسان کو جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے ۔ کہ ہمارے حضرت آقا تھے انسان کی اور انسانی حکومتوں کی پرواہ ہی کیا ہوتی ہے

ہمارے پیارے بھائی حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف مرحوم و مغفور شہید نے اپنے ایمان کو نہ چھپایا پر نہ چھپایا اگرچہ ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے جان دے دی ۔ تو جس شخص کے کہ ایسے صاف باطن خادم ہوں ۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں ۔ کہ وہ خود کیسا ہونا چاہیئے ۔ درخت اپنے پہلوں سے پہچانا جاتا ہے ایسے انسان سے توقع حکمت عملی ایک حماقت نہیں تو اور کیا ہے ۔

غرضیکہ ہمارے مولا حضرت مسیح موعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب اللہ کے اس انعام کو جو برٹش گورنمنٹ کی حکومت اس ملک کو عطا کر کے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان پر کیا ہوا ہے محسوس کیا اور ساتھ ہی اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اپنی فراست سے بغاوت کو دیکھا تو جہاں اور اصلاحیں کیں وہاں ہمدردی بنی نوع انسان نے آپکو مجبور کیا کہ اس ملک میں امن و چین [illegible] جو برٹش گورنمنٹ کی وجہ سے [illegible] قایم رکھنے کیلئے اس بات پر زور دیں کہ اس ملک کے لوگ گورنمنٹ عالیہ کی سچی خیر خواہی اور وفاداری کریں ۔ اسلیئے آپ نے اپنی کتابوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے محاسن برکات کو کئی دفعہ گنا اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کے ذریعہ اپنی جماعت کو اور عام ہندوؤں اور مسلمانوں کو سرکشی اور بغاوت سے منع کیا ۔

آپکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] قدم پر چلکر [illegible] اپنی تحریکیں اپنے وعظوں اور خطبوں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں ۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب احمدی بھی لوگوں کو سرکار کی خیر خواہی کیطرف عملاً متوجہ کریں ۔

بدقسمتی سے آجکل ایک گروہ سرکش ہندوستان میں ایسا موجود ہو گیا ہے ۔ جو کہ اس درخت کو جسکا کہ وہ پہل کہا رہا ہے ۔ خود جڑ سے کاٹنا چاہتا ہے ۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے نیک اور مشفق حکام کی جان اور کو جو ہماری ہر طرح کی حفاظت کرتے رہتے ہیں مختلف ذرائع سے خطرہ میں ڈال رہا ہے ۔ اسپر بھی گورنمنٹ حوصلہ اور صبر سے کام لے رہی ہے لیکن اب ہر خیال کیوجہ وقت آگیا ہے جسکی پیشین گوئی کہ ہمارا امام موعود و مغفور تیس سال پہلے سے کر رہا تھا اور ضروری کہ ہم سب احمدی عملاً اپنے امام کے اس حکم کی پیروی کریں اور اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں ۔

گورنمنٹ کے ہندوستان پر بہت احسان ہیں اُن احسانوں کو وہ لوگ جو کہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہی پیدا ہوئے اور اسکا اور اسکا ہی نمک کہا کر بڑے ہوئے اچھی طرح سے خیال میں نہیں لاسکتے ۔ ہاں اگر کسی نے اچھی طرح سے معلوم کرنے ہوں ۔ تو وہ سو سال پیچھے چلا جاوے ۔ اور اسوقت کے

ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے مقابلہ کرے تو پھر شائد ہے کہ اسکو کچھ ہوش آجاوے یا کچھ کچھ سرحد پار کابل اور ایران یا تبت میں جاکر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات سے مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو ۔ یا وہ جنکے دماغ میں سوراج کا کیڑا بدقسمتی سے پل رہا ہے ۔ حال میں ہی ہندوستان کی انڈیپنڈنٹ سوراجی حکومتوں یعنی ریاستوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ کے ممالک کے ساتھ کرے تو معلوم کر لیگا کہ کیا کیا احسانات اس علاوہ گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں ۔ ریلیں ۔ ڈاکخانہ ۔ تار ۔ پولیس ۔ تعلیم ۔ نہریں ۔ کارخانے اور سب سے زیادہ مذہبی آزادی کچھ تہوڑی برکتیں نہیں ۔ جن کے لیئے کہ ہندوستان انگریزوں کا ممنون احسان ہے ۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا ہندو کیا مسلمان اور خاصکر احمدی بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور بہبودی کے لیئے دعائیں کریں ۔ اور قولی اور فعلی خدا سے توفیق مانگیں کہ اس محسن گورنمنٹ کی کریں ۔ اور زبان ۔ مال سے جان سے گورنمنٹ کے اس احسان کا جو اس نے ہندوستان پر کیا ہے شکریہ ادا کریں ایسے وقت غیر خواہ اور بدخواہ کی شناخت کیلئے ہی ہوتی ہیں ۔ ورنہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے حکومت کسی کو اللہ کے فضل سے جب وہ قوم اس کے لائق ہو ملتی ہے ۔ اس لیئے جب [illegible] اپنی مخلوق کے لیئے ایسی قوم کو بہتر حاکم مقصود [illegible] اسکا حافظ و ناصر رہتا ہے ۔ اسلیئے [illegible] کسی سلطنت کے قیام کے لیئے ضروری ہوتی ہے [illegible] گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی لیکن وہ خواہ محتاج ہو [illegible] جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قائم مار لے [illegible] کہ ملکی ہمدردی پیدا ہو اور ہم وطنوں کی بہتری اور سلطنت کے احسانات کا احساس ہے مجبور کرے ۔ کہ وہ گورنمنٹ کی [illegible] وفاداری کرے اور اپنے ہموطنوں کو ہر رنگ میں باغیانہ خیالات سے بچانے کی کوشش کرے ۔

آخر میں ملک کے بہی خواہان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے خود غرضیوں کو بالائے طاق رکھ کر کچھ وقت کیلئے ضرور اہل ہند کی خیر خواہی کیطرف متوجہ ہوں ۔ اور وہ دیکھیں ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا سایہ انکے سر پر رہے تا وہ بیرونی و اندرونی حملوں سے انکو امن میں رکھے اور ان ترقیات سے جو کہ امن کا نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کرے ۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب اہل ہند اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کو ہر وقت مدنظر رکھیں ۔ اور لوگوں کو اپنے اس مدعا میں اپنے ساتھ شامل کریں ۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ کے اعلیٰ سلوک کے عوض میں ہے پیش کریں ۔ اور ان نقصانات کو جو کہ باغیانہ خیالات کی اشاعت سے ہندوستان کو خدانخواستہ پہنچنے والے ہیں ۔ ناواقف لوگوں کو مطلع کریں اور باغیوں کے اصل مدعا کا انکشاف

منشی وحید الدین عیسائی ۔ شیخ رحیم بخش نومسلم بابو وارث الدین کے مکان پر نائب تحصیلدار صاحب

منجملہ عجیب بات چیت اُن کے سوالوں کا جواب

یکم نومبر ۱۹۰۹ء کو میں اور منشی مذکور بموجب چند اشخاص کی رائے پاس کرنے اور زور دینے کے بابو مذکور کے مکان پر اس غرض کو گئے کہ مذہبی بات چیت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں پبلک میں ہو۔ تاکہ سامعین اصلی راہ کو جو شاہ راہ اور حقیقی نجات ہے۔ تمام محسوس کریں اور اپنے میلوں میں ہمیشہ کا آرام جانتے ہوئے مسرت کی آنکھیں ۔ اور آسرت کا ناش کرنے کا سبھاؤ پریم بھرے ایشور سے لیکن طور پر زندہ نشانوں ۔ زندہ تعلیم زندہ رسول میں (اسلام اور بانی اسلام کی پاک تعلیم میں) چمکتے ہوئے چہرے سے جلوہ گر دیکھیں ۔ اور ان کی آتمہ پوتر آتما سے جو روح القدس آسمانی طاقت دن خدا کی بخشش جو لازوال خدا سے ہر زمانہ کے لئے مومنوں کو خاص حصہ میں وراثت کے طور پر دی جاتی ہے اور کہ جو خاص مخلصوں کا حصہ ہے ۔ حاصل کرنے کا مقدور یہ اندھیرے کے فرزند محسوس کرتے ہوئے اور ہمیشہ کے لئے پا جانے کا سبب ہو جاویں ۔ ان اپنی روشنوں جو خدا تعالیٰ بازآویں القادر کے ہو جاویں ۔ اور اپنی نوکلؤہ زندگی من الحق کی معموری سے وہ معموری حاصل کرنے کا سبھاؤ حاصل کریں ۔ جو اصلی زندگی آسمانی راحت ۔ ہمیشہ کا سکھ ۔ سدا کا آنند ۔ انت جیون ۔ حیات ابدی ہمیشہ کی زندگی ۔ جو ہر نفس کو درکار ہے پالیں ۔ جو کہ توبہ کرنے ایمان لانے ۔ خدا کے ہونے ۔ پوتر بننے ۔ زنگ مٹنے ۔ گندے دن پرانی انسانیت کو اتار پھینکنے ۔ نئی حاصل کرنے ۔ مردہ حالت کو چھوڑنے ۔ تازہ پہننے لباس اوڑھنے ۔ زندہ ہونے ۔ زندہ خدا زندہ رسول ۔ زندہ الہام ۔ زندہ نو لینے کا مقدور پا جاویں آسمانی طائر ہوں ۔ زمین کو چھوڑیں ۔ عروج آسمانی کریں ۔ زمین نفسانی ۔ دنیوی شیطانی ۔ حرکات سے کافور ہونے کا تدارک ہمیشہ کے لئے اس ابدی ازلی ۔ لازوال ۔ یکتا لامبدل خدا تعالیٰ غیور سے اس رحم کے وسیلے غریق رحیم و کریم سے ہے ۔ جلتے ہوئے لائق طور پر سلیح حاصل کریں تاکہ مہ گہرائیوں بچوں کے سدا کال نند ہمیشہ کی زندگی ۔ حیات ابدی ۔ انت جیون ۔ سدا کا سکھ ۔ آرام و چین ۔ جو جہان سے باہر ہے انعام میں پا جاویں اور ان کی روح یہاں سے ہی بہشتی زندگی شروع دیکھے ۔ یہ اسی خدا احد برحق کی پرستاری اور اس کے فارقلیط ۔ محمد احمدؐ تمام انبیاء کے جامع اور خاتم سے جو سچا وفادار ۔ منجی برحق ۔ روح حق ہے اس سے دستیاب ہو سکتی ہے کیونکہ وہی حقیقی شافعی ۔ کامل شفارس ہے اور اس کی شفاعت اور نشاعت تو یہاں سے ہی مل جاتی اور سارٹیفکیٹ دلوا دیتی ہے کیونکہ وہ پاک لباس دیتا اور پہناتا ۔ ملاپ کراتا اور وارث ٹھہراتا ہے۔

اے طالبان صداقت حقیقی عارف تو آ ۔ اور اس چشمہ سے پی ۔ تو اور تیرا سب گھرانا بچ جاوے گا ۔ کیونکہ اس کو جو پیاروں میں پیارا ہے یہ مقدور دیا گیا ہے ۔ زندگی کا تاج اسی سے ہے ۔ آ اور زندگی حاصل کر ۔ تو تو جیئیگا۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں جو توبہ کرتا ۔ ایمان لاتا ہے اس کو وفادار پاتا ہے کیونکہ قادر اور لازوال خدا نے اس کو اس لائق ٹھہرایا اور زمین و آسمان کو اسی کی خاطر سے پیدا کیا ہے ۔

اب ہر ایک ۔ اس کی ماننا ۔ قبول کرنا اور اس کے نام سے خدا کی اوپاسنا کر ناگھٹنوں کے بل گرنا ۔ رونا ۔ گڑگڑاتا ۔ آہیں بھرتا عجز کرنا ۔ اور برکتوں کے لینے کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

اے کنگال تو بھی آ ۔ کیونکہ تیرا بھلا ہو گا اور دیکھ لو مالامال ہو جائیگا اے روسی ۔ او مجوسی ۔ رومی ۔ یونانی ۔ ہندی ۔ چینی ۔ ستانتی اور سماجی ۔ دیانندی ۔ من لے برہمو ۔ دیو سماجی ۔ سخت متکبر ہو ہی اور پھر بھی ۔ عیسائی ۔ سبھوں منتر و مسلمانوں بھائیو آ ۔ جاؤ ۔ اب کچھ تیار ہے ۔

اے بھائیو آؤ ۔ زندگی کے چشمہ سے پانی پیو وہ صادق اور امین بلاتا اور مفت دیتا ہے ۔ اے پیارو تم کیوں ہوئے پڑے اور بھٹکتے پھرتے ہو ۔ آؤ اور آب حیات مفت لو ۔ تم سب اس کے ہو جاؤ ۔ اس کو پوجو اور تن من دھن سے زندہ خدا کے پیچھے ہو لے بن جاؤ ۔ کیونکہ یہ ہی حق و واجب ہے ۔ اس میں دل لگاؤ ۔ تمہارا جب ہمیشہ کے لئے آنند ہو جاوے گا اسکی پوجا ۔ اوپاسنا اور عبادت سچے دل سے کھلے اور چھپے کرو سجدہ ۔ حمد ۔ تمجید ۔ ثنا ۔ اور تعریف اسی کو واجب ہے ۔ جہاں کرشن اور یسوع مسیح سر رکھنے ۔ برکت پانے ۔ حاصل کرتے لہلہاتے شاداب نظر آتے اور اپنے ساتھیوں شاگردوں ۔ چیلوں کو حکم کرتے تھے ۔ انہوں نے ایک ہی لامبدل خدا کو پوجا اور زندگی گزارتے ہوئے بتایا اور ثبوت دیا ہے اور ان کی بشارت کامل رسول کے لئے ہمیشہ سے تھی جو آج کے دنوں تک الہامی کتابوں میں موجود چلی آتی ہے اور یہ کام قادر خدا نے کیا اور اسی پاک تعلیم کے اندر کھلے کھلے طور کر رکھا ہے اب کون ہے جو ان کا انکار کر سکے ۔ اس نام اور خاص کلام پر جملہ رسولوں کا ایمان تھا اور ہر زمانہ میں بیان کیا جاتا تھا ۔ جو اب تک کے ورد لبوں اور ان گنت سبھوں سے سرزد ہو رہا ہے۔

اور یہ کوئی ناممکن امر نہیں ۔ بلکہ ممکن اور لابدی ہے ۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اصلی حکم اور دلی منشا رہا اور ہے بھی ۔ کیونکہ یہ حقیقی دانش اور سچی دانائی ہے ۔ جو سب کو درکار ہے ۔

پس یاد رکھو کہ اسی کے وسیلے نجات ہے اور یہ ہی وجہ ہے ۔ کہ اس کے پاک قدموں پر ہماری جانیں ہیں ۔ تمام حمد اسی سچے واحد خدا کے لئے ہو جو کبھی نہیں بدلتا اور وعدوں کا وفادار اور کامل صادق ہے اسی کی ہمیشہ سجے ہو وے ۔ اور وہی جلال پاوے ۔ آمین ۔

(اب صادقوں کی روشنی کو کون روک سکتا ہے)

بعد ازاں اے پیارے

معزز ناظرین ! آپ کو معلوم ہو کہ یہ وہی بابو وارث الدین صاحب ہیں جو ڈاکٹر کلارک صاحب ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور باقی صاحبان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مقابل عیسائی سوسائٹی کی جانب سے امرتسر مباحثہ کے وقت موجود ہو کر اسی موقعہ پر جانفشانی سے کام انجام دہ اور اپنی ساری سر توڑ کوششوں سے لگے ہوئے نظر آتے تھے ۔

پس میں بابو وارث الدین عیسائی کے در دولت پر اسی غرض اور منشا کے لئے دراصل گیا تا کہ دینی گفتگو بھائیوں کے فائدہ کے لئے کی جاوے ۔

چنانچہ میں باہر کھڑا ہوا اور منشی وحید الدین میرے دوست اندر براجمان ہوئے ۔ خبر دی کہ [illegible] ب نوجوان آپ کو ملنے اور ملاقات کرنے اور خاص کر دینی بات چیت کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور کہ ہمتوں کا اور یہ اول منشا رہی ہے کہ یہ بڑا کام جس کے لئے آپ وقف میں خدا کے لئے ہو وے ۔ اور کہ اس سے حظ اٹھاویں ۔ حق ظاہر ہو ۔ خدا اور یسوع سرفراز ہو اور جلال پاوے ۔ انہوں نے خوشی خوشی مجھے طلب کیا اور محبت سے ملنا چاہا۔

پس میرے دوست نے مجھے خوشی سے پکارا اور للکارتے ہوئے اندر آنے کو کہا۔

میں ۔ خوشی کی آواز پریم کے لہجے کو پاتے ہوئے اندر گیا ۔ صحن سے برآمدہ ۔ برآمدے سے کمرے میں ہوا ۔ سلام پریم سے کہا۔

حاضرین ۔ سلام سلام ۔ آئیے آئیے جناب مولوی قادیانی صاحب بابو وارث الدین ۔ نے سلام کا جواب ہنستی جبلت سے دیا ۔ اور انٹروڈیوس کیا اور پریم صورتی سے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا کرسیوں کی طرف اشارہ زبان و حرکات سے کیا۔

میں نے ان کی ملنساری نیک خلقی سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسی فرش پر جس پر آپ کی نشست و برخاست میں کرسیوں سے زیادہ پسند کرتا اور اسی کو ترجیح دیتا ہوں ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

محرم کی نظم

کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانے والے

ماخوذ از رسالہ تحقیق واقعات کربلا جس میں از روئے روایات کتب شیعہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ شیعوں نے بارہ اماموں میں سے کسی سے وفا نہیں کی اور یہ کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ بھی شیعہ تھے۔

عیب اوروں کے اماموں کو لگانے والے
مصحف پاک میں تحریف بتانے والے
مان کر [illegible] میں [illegible] کی کمی
جن کا نام [illegible] میں تفریق [illegible]
[illegible]
کی دفا شبیر [illegible] ایضا

اپنوں کی کوئی صداقت نہ دکھانے والے
دین کامل میں بہت نقص بتانے والے
ان کے یاروں کو کئی عیب لگانے والے
[illegible] سے [illegible] کے اعداد بتانے والے
استمالوں میں مگر لغزشیں کھانے والے
کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانے والے

کیا ستم ہے [illegible] ستم آپ [illegible] والے
خط پہ خط حضرت شبیر کو لکھ کے تحریر
[illegible] ہزاروں کوئی
[illegible] تاب شبیر کی سوچ تو سہی
ہو گئے اہل جفا جن سے تھی امید وفا
کر دیا [illegible]
شکوۂ جور عدو شیوۂ مرغوب نہیں
مہمان کر کے [illegible] کے افسوس

وا [illegible] کا بہت شور مچانے والے
یہی شیعہ تھے انہیں کرنے بلانے والے
[illegible] آپ ہی پھر کر دو بہانے والے
بلوہ کرنے لگے بلوانے بلانے والے
نام لیوا [illegible] کے نام مٹانے والے
[illegible] جان [illegible] جان اڑانے والے
[illegible] سے [illegible] زمانے والے
[illegible] گھاٹ سے پانی کے پلانے والے

شاد اہل نبی تھے نہ دکھ کوئی اور نہ تھا
پیاس مظلوموں کی خنجر سے بجھانے والے

ہاں یہی تیرہ دروں سے تھے معلوم نہ تھا
مدعیان فدک [illegible] کوئی اور نہ تھا
شکر صد شکر کہ خود مورد الزام ہوئے
حق پسندوں کو بشارت ہے [illegible]

شمع انوار نبوت کے بجھانے والے
بن میں زہرا کی کمائی کو لٹانے والے
خون ناحق کی حقیقت کو چھپانے والے
احمدی ہو گئے ہیں اب حق کے دکھانے والے

خادم بھیروی

بدر خواتین

تربیت اولاد

وسیلہ نجات کا نیک اولاد مانگنا ہے۔ اولاد اس طرح مانگنی چاہیئے جس طرح حضرت زکریا پیغمبر نے مانگی تھی۔ یعنی انہوں نے کہا۔ ولم اکن بدعائك رب شقيا و انی خفت الموالی من ورائی وكانت امراتی عاقرا فهب لی من لدنك وليا يرثنی ويرث من ال يعقوب واجعله رب رضيا۔ نہ تھے تیرے پکارنے میں اے رب میرے بے نصیب تحقیق میں اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اور عورت میری بانجھ ہے اور بخش تو میرے واسطے بیٹا تاکہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کی کر دے اس کو اے میرے رب پسندیدہ سو یہ خوشی دل میں نہ آنی چاہیئے کہ ہمارے اولاد ہوگی ... بلکہ دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد کس سبب سے اور کس کام کے واسطے مانگنی چاہیئے۔ صرف اس سلئے نہیں کہ خاوند یا سسرال والے اولاد والی عورت کی قدر کرتے ہیں یا عورتوں میں اولاد والی عورت بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے بلکہ اولاد کی آرزو دین دنیا کے سنورنے کے لئے کرنی چاہیئے اگر اولاد صالح ہوگی تو آخرت میں بھی مفید ہوگی اور دنیا میں تو بہت ہی فائدہ بخش ہوگی کوئی بھی ضروری نہیں کہ لڑکے ہی اچھے ہوتے ہیں۔ لڑکیاں میرے خیال میں تو اس سے بھی زیادہ نفیس ثابت ہوئی ہیں بعض ایسے مواقع آپڑے ہیں کہ بیٹیوں نے جان پر کھیل کر اپنے والدین کو راحت پہنچائی ... تو خیر ہیں ... اولاد مانگنی چاہیئے۔ مگر دینی ضرورتوں کے لئے ہمارے حضرت مولانا سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا زمان ہے کہ آپ نے ہر ایک قول و فعل و حرکت و سکون کو خدا کے حکم کی [illegible] اپنے [illegible] کی خاطر قربان کر دو۔ یہ نہ چاہیئے کہ ہمارے روپوں یا جائدادوں کا کون وارث ہوگا اگر بیٹا نہ ہوا تو یہ کیونکر دین ہو تو دنیا بھی مل جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا انسان ہو جاوے تو انسان کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ ہے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اولاد محض نیک کاموں کیواسطے مانگنی چاہیئے اور پھر ان کی غور پرداخت جس طرح جسمانی کی جاتی ہے اسی طرح روحانی تربیت کی جانب زیادہ توجہ سے کام لینا چاہیئے جسمانی بیماری کا تو مائیں نہایت ہی توجہ سے [illegible] لیتی ہیں۔ مگر افسوس کہ روحانی علاج کی طرف سے لاپرواہی کی جاتی ہے یعنی نماز نہ پڑھیں جھوٹ بولیں کسی غریب عاجز کو بچہ مار دے تو عمداً چشم پوشی کی جاتی ہے قال اللہ اور قال الرسول کی طرف سے اس قدر بے پروائی ... بچوں کے اخلاق آئندہ پر نہایت بدنما اثر پڑتا ہے اگر اسی طرح لاپرواہی کی جاویگی تو اس کی جوابدہی ماؤں کے ذمہ ہے مانا کہ بعض بچے طبیعت کے ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں مگر تو مائیں کس واسطے ہیں صرف دودھ پلانا تو حیوان بھی جانتے ہیں اور کئی حیوان ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی حفاظت انسان سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ مگر انسان اشرف المخلوقات ہے چاہیئے کہ اپنی عقل کو عمدہ طور سے برتے اور اپنے پیارے نونہالوں میں گود ہی میں روحانی سنوار کی روح پھونکدے۔ کون ایسی غافل ماں ہے کہ بچے کو اگر باہر بھیجنا ہو تو اسے اس طرح غلیظ اور میلا ہی بھیجدے۔ نہیں بلکہ نہلا دھلا کر عمدہ لباس پہنا کر بھیجے گی محض اس لئے کہ لوگ نہ کہیں ...... کیسی بیوقوف عورت ہے کہ بچے کی صفائی اور ستھرائی کی طرف بھی خیال نہیں دنیاوی آدمیوں کا تو اتنا لحاظ اور خدا سے ایسی بے پرواہی کیسا ہی افسوسناک وہ وقت ہوگا جب یہی پیارے بچے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا سیاہ نامۂ اعمال پکڑے داور محشر کی درگاہ عالی میں کھڑے ہوں گے اول تو دنیا میں ہی جو بداخلاق لوگوں کی عادتیں پڑیں وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ ... پس اولاد کو بچپن سے ہی عمدہ تعلیم

جماعت بنگہ

بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت بہت مستعدی سے کام کرتی ہے۔ بنگہ میں ہر [illegible] کے علاوہ شیخ یعقوب علی صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب کے لکچر بھی ہو چکے ہیں اور مولوی اللہ دیا صاحب واعظ کے لکچر بھی ہوتے رہیں اس بات کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی انجمن نے میاں صاحب غلام نبی خان کو اپنا محاسب بنایا ہے۔ جو کہ بڑی مستعدی اور کوشش کے ساتھ فراہمی چندہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔ امید ہے کہ وہاں کی جماعت ان کی قدر افزائی کر کے ان کا حوصلہ بڑھائے گی اگرچہ فی سبیل اللہ کام کرنے والے کو کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہی نہیں۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصوف

جمعہ کا خطبہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء

حضرت امیر المومنین نے کمال مہربانی سے جناب اکمل صاحب کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرما کر جمعہ کے خطبہ میں تصوف پر تقریر فرمائی ۔ جو ناظرین کے فائدہ کے واسطے درج ذیل ہے ۔

الر ۔ کتاب انزلنہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض و ویل للکافرین من عذاب شدید (ابراہیم ع ۱)

تصوف کیا چیز ہے

یہ آیت میں نے اسی نقطہ خیال پر پڑھی ہے ۔ یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا ۔ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا ۔ مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے ۔ اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور ۔ گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا ۔ یہ بات قابل غور ہے حضرت جبرئیل ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے ۔

اور پہلا سوال یہی کیا کہ یا محمد اخبرنی عن الاسلام اسلام نام ہے فرمانبرداری کا ۔ سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سُنے اس لئے پہلے نبی سنتا ہے ۔ پھر اوروں کو سناتا ہے ۔ سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سُنے اور سیکھے ۔ چنانچہ اس بنا پر نبی کریم صلعم نے یہ سمجھایا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے سرِدست تم میرے تابع ہو جاؤ ۔ اس کی تعمیل میں اسلام انہوں نے والوں نے جیسا انہیں نبی کریم نے سمجھایا کیا ۔ کلمہ سکھایا ۔ کلمہ پڑھ لیا ۔ نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی ۔ روزہ حج زکوٰۃ جسطرح فرمایا اسی طرح ادا کیا ۔ یہ اسلام ہے ۔ چنانچہ جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ۔

الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً ۔

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے اس سے اوپر ایک اور مرتبہ ہے جو ایمان ۔ کہ جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں یہ ایمان کا مرتبہ ہے ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے ۔ تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں ۔ اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے ۔ پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر وہ حضور نبوی میں آئے ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

(میں) نے کئی لڑکوں سے پوچھا ہے کہ تمہیں کبھی رحم نہیں آتا تم کیسے حیرت انگیز بے رحمی کے کام کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ان رحم آتا ہے مگر تنہائی میں ۔ لیکن جب ہم اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے یہ ان کی صحبت کی ظلمت کا اثر ہے) مواعیظ نبوی آہستہ آہستہ اثر کرتے رہتے ہیں ۔ پھر اللہ کے احکام کی تعمیل کا شوق پیدا ہوتا ہے اور چونکہ احکام الٰہی کے منظر اول ملائکہ ہوتے ہیں اس لئے ان پر ایمان لاتا ہے ۔ جو اس کے دل میں پاک تحریکیں کرتے ہیں ۔ تو یہ ان کی تحریکات کی فرمانبرداری کرتا ہے ۔ پھر اس کے بعد چونکہ ملائکہ کا تعلق شدید نبی سے ہوتا ہے اس لئے اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور ان کی تعمیل کرتا ہے وہ نبی کو پہلے بھی دیکھتا تھا ۔ مگر وہ دیکھنا دراصل نہ دیکھنا تھا ۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے ۔ ینظرون الیک وھم لا یبصرون اس کے بعد اس کی معرفت بڑھتی ہے اور وہ نبی کو اس کی نبوت کی حیثیت سے پہچانتا ہے ۔ تو اس کی کتاب کو پڑھتا ہے پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لاتا ہے اور اس طرح اس کا ایمان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے ۔ چنانچہ جبرئیل کے سوال ما الایمان کے جواب میں نبی کریم صلعم نے فرمایا ۔ ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ ۔

غرض جب مومن کفر و شرک کی ظلمات سے قوم کے رسوم قوم کے تعلقات بزرگوں کی یا دوستوں کی ظلمات سے صحبت نبوی کی برکات کے ذریعے نکلتا ہے ۔ اور اس کے دل سے حبّ لغیر اللہ اٹھتی جاتی ہے تو پھر وہ اللہ جل شانہ کے سارے احکام کو شرح صدر سے مانتا اور اس کے لئے تمام ماسوی اللہ کے تعلقات کو توڑ دیتا ہے اور محض اللہ ہی کا ہو جاتا ہے ۔ تو یہ تیسرا درجہ ہے جسے احسان کہتے ہیں ۔

اور یہ مومن کی اس حالت کا نام ہے ۔ جب اسے ہر حال میں اپنا مولیٰ گویا نظر آنے لگتا ہے اور وہ مولیٰ کی نظر عنایت کے نیچے آجاتا ہے اور وہ غالباً اس کی رضامندی کے خلاف کوئی حرکت و سکون نہیں کرتا چنانچہ جبرئیل کے سوال اخبرنی عن الاحسان کے جواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ۔ تو اللہ کی فرمانبرداری ایسی کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھتا تو یہ سمجھے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے مثال کے طور پر یہ دیکھو جب انسان کسی امیر یا بادشاہ کو اپنا محسن و مربی سمجھے تو پھر اس کے سامنے اور سب کچھ بھول جاتا ہے اور اس کے مقابل میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا یا مثلاً بعض لوگ مکان بنانے میں تو اس کی تعمیر کی فکر میں ایسے مبہوت ہو جاتے ہیں کہ گویا مکان میں فنا ہوگئے ہیں ۔

مومن کو چاہیئے کہ اس طرح پر اللہ کی محبت میں فنا ہو جاوے یہاں تک کہ اس کے بغیر اُسے کوئی خیال نہ رہے ۔ اس مرتبہ احسان کو دوسرے لفظوں میں تصوف کہتے ہیں اور ان کا نام صوفی ہے لصفاء اسرارھم ونقاء اٰثارھم ۔ ان کے دلی خیالات صاف ہوتے ہیں ۔ ان کے اعمال میں کوئی کدورت نہیں ہوتی ان کا معاملہ اللہ سے صاف ہوتا ہے وہ خدا کے حضور احکام کی تعمیل کے لئے اول صف میں کھڑے ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس دار الغرور میں دل نہیں لگاتے ۔ چنانچہ تصوف کی تعریف میں فرمایا ۔ التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود صوفی موت کی تیاری کرتا ہے ۔ قبل اس کے کہ موت نازل ہو ۔ ظاہری و باطنی طور پر پاکیزہ رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ تجارت و بیع اسکو اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں کرتی (رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ) اصحاب صفہ انہی لوگوں میں سے تھے ۔ یہ لوگ دن بھر محنت و مشقت کرتے اس سے اپنا گذارہ کرتے اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاتے اور پھر رات بھر روتے اور قرآن شریف کا مشغلہ ۔

یہ قوم کس طرح تیار ہوئی

صحابہ میں تین گروہ تھے بعض ایسے کہ حضور نبوی میں آئے ۔ کچھ کلمات سُنے ۔ کچھ مسائل پوچھے پھر چلے گئے اور بس ۔ نماز پڑھ لی ۔ زکوٰۃ دی روزہ رکھا ۔ بشرط استطاعت حج کیا اور معروف امور کے کرنے اور نواہی سے رکنے میں حسب مقدور کوشاں رہے ۔

اور بعض ایسے جو اکثر صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے رہتے ۔ اس مخلوق کے اندر ایمان رچا ہوا تھا ۔ سخت سے سخت تکلیف و مصیبت اور رنج کو اور اعلےٰ درجہ کی راحت آرام اور سکھ میں ان کا قدم یکساں خدا کی طرف بڑھتا تھا ۔

انہی لوگوں میں سے خواص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہو گیا
مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا۔

قوم ہمومہم باللہ قد علقت

وہ ایسے لوگ ہیں کہ سارا خیال ان کا اللہ کا رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر کسی کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ اللہ نے حکم دیا۔ بیوی بچوں سے نیک سلوک بھی اسی لئے کرتے ہیں وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ چھوڑ نہیں بیٹھتے مگر یہ سب باتیں یہ سب کام ان کے للہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

فمطلب القوم مولٰہم وسیدہم یا حسن مطلبہم للواحد الصمد۔

نبی کریم صلعم کس طرح تصوف کی طرف توجہ دلاتے تھے

سو اس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پہلے اسلام سکھاتے تھے پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یتلوا علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے پہلے لوگوں کو احکام الٰہی سنائے جاویں ان کو کتاب وحکمت سکھائی جاوے پھر ان کا تزکیہ ہو۔ تین مرتبے ہیں۔ یتلوا۔ یعلمہم۔ یزکیہم۔ حدیث میں ان کو اسلام۔ ایمان۔ احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

تزکیہ کس رنگ میں فرماتے۔ رسول کریمؐ جب اپنا فرمانبردار کسی کو دیکھتے۔ تو پھر اس کے لئے دعائیں کرتے اور اسی طرح پر اللہ کا فضل خصوصیت سے اس پر نازل ہوتا اور خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو جاتا

صحابہ میں بھی تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک معلم۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ عبداللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ جس قدر لوگ ہیں احکام سناتے رہے۔

صحابہ میں سے بعض خاص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم احادیث سناتے۔ جیسے خلفاء راشدین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ۔ مگر جو حدیثیں انہوں نے سنائی۔ وہ ایسی جامع ہیں۔ کہ ان سے بہت سے احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آگئی۔ تو صحابہ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے۔ وہ فقہاء کہلائے گویا ایک طرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہاء۔ جن کے ذمے تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان اپنی خدمتگزاری کے مقرر کر لئے۔

مشہور پیر قافلہ جنیدؒ بغدادی۔ ایک دفعہ بچے ہی تھے۔ کہ مکہ معظمہ اولیاء کرام کی صحبت میں چلے گئے۔ جہاں محبت الٰہی پر مذاکرہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کیوں میاں لڑکے تم بھی کچھ بولو گے تو انہوں نے بڑی جرأت سے کہا کیوں نہیں اس پر انہوں نے کہا۔

لہ عبد ذاھب عن نفسہ۔ متصل بذکر ربہ۔ قائم باداء حقہ۔ ان تکلم فباللہ وفی اللہ وان تحرک فبامر اللہ۔ وان سکن فمع اللہ جس کے مختصر معنے یہ ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کرے مگر خدا کے حکم سے ہر وقت خدا کی یاد سے اس کا تعلق وابستہ ہے وہ بیوی سے محبت کرے مگر اس لئے کہ عاشروھن بالمعروف کا حکم ہے۔ کھانا کھائے۔ مگر اس لئے کہ کلوا خدا کا حکم ہے یہ بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ آٹھ پہر میں انسان اس میں کئی بار فیل ہو جاتا ہے۔ الا من عصمہ اللہ۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام ادا کرتا ہے۔ جب بولتا ہے تو خدا کی تعلیم کے مطابق۔ رہتا ہے تو اللہ کے حکم سے۔ ٹھہرتا ہے تو اللہ کے ارشاد سے۔

یہ سن کر سب شیخ اٹھے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا ہے۔ ان کے اتباع بہت لوگ نظر آتے ہیں۔

غرض معلمین سے ایک گروہ تو فقہاء کا تھا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ داؤد۔ امام بخاری۔ اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ یہ سب لوگ حامیٔ اسلام گذرے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ متکلمین کا ہے۔ جن میں امام ابو المنصور ماتریدی الامام ابو الحسن الاشعری۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔ شیخ تیمیہ۔ شیخ ابن قیم رحمہم اللہ ہیں۔

تیسرا گروہ جنہوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید عبدالقادر جیلانیؓ بڑا عظیم الشان انسان گزرا ہے۔ ان کی دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب دوسرا مرد خدا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے۔ جنہوں نے عوارف لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے۔ تیسرا آدمی جس کے بارے میں بعض علماء نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا سمجھتا ہوں۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ ہے۔ پھر ان سے اتر کر امام شعرانیؒ گزرے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔

ہزار صدی کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب ہیں۔ مجدد الف ثانی ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف روحانیت سے ہندوستان میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام سکھایا ہے ان میں حضرت معین الدین چشتی ہیں۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ہیں۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ہیں۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی ہیں رحمہم اللہ۔ یہ سب کے سب خدا کے خاص بندے تھے ان کی تصانیف سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو قرآن شریف و احادیث سے کیا محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ بے نظیر مخلوقات تھی۔ [illegible] وہ جو ان میں سے کسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ یہ باتیں میں نے علیٰ وجہ البصیرت کہی ہیں۔

ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔

یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

باوا نانک صاحب کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق

ہمارے پاس ایک مراسلت پہنچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوا صاحب موصوف نے حضرۃ مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ وہ مراسلت ذیل میں درج ہے۔ چونکہ وہ جنم ساکھی جس کا حوالہ دیا گیا ہے ان دنوں یہاں ہمارے کسی دوست کے پاس موجود نہیں ہے اس واسطے ہم خود اس کو کتاب میں دیکھ نہیں سکے امید ہے کہ ہمارے وہ دوست جو گورمکھی جانتے ہیں۔ اور اس کتاب کو مہیا کر سکتے ہیں۔ اصل موقعہ پڑھ کر اس کی تصدیق سے ہمیں مطلع فرماویں گے۔

ماموران الٰہی کا نشان اور حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی

پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا

ماموران الٰہی کی پکی سڑک پختہ طریق اور مسلم راہ دعوت حق کے علاوہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماقبل کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے مابعد کی نسبت بشارت دیتے ہیں۔ ہمارا بالصدق مصدق المرسلین شاہد ہے۔

اس موقعہ پر احمدی بھائیوں کے ازدیاد ایمان کے واسطے اور عوام بالخصوص غیر احمدی اور سکھ بھائیوں کے لئے مجتاً اور توضیحاً ایک نشان کا عرض کرنا مقصود ہے۔ جو کہ لالہ سنت لال و دیوان چند صاحبان چک نمبر ۳۴ نے نیک نیتی اور فراخدلی نیز بڑی مسرت اور بشاشت سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کی نسبت پڑھ کر سنایا اور لکھوایا کہ گرو صاحب کو ایک سنت کے ساتھ سوال جواب کا اتفاق ہوا۔ جس سے اس کے رفیق اور خادم مردانہ نے ایک امر کو دریافت کیا۔ جو ذیل میں بجنسہ نقل ہے۔ وہو ہذا۔

مردانہ کہیا جو نرنکار وچ تے آپ وچ کوئی فرق نہیں تاں گروجی کہیا۔ مردانیا کرتار نوں سبھے بارے اکو جیہے ہیں۔ پھر مردانہ کہیا گرو بھگت کبیر جیہا بھی کوئی بھگت ہوسی۔ تاں سری گرو نانک صاحب نے کہیا مردانیا اک جٹیٹہ ہوسی۔ پر اساں تھیں سو برس پچھوں ہوسی اک نرنکار دی آن رکھسی۔ تاں مردانہ کہیا کیہڑی تھائیں ہوسی تے کیہڑے ملک وچ ہوسی۔ تاں گروجی کہیا مردانیا وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔ سُن مردانیا نرنکار دے بھگت اکو روپ ہوندے ہیں۔ پر کبیر نالوں وڈا ہوسی۔ سری گروجی نے مردانہ آگے ایہا پربت نوں ایہہ گلاں کر دے چلے گئے۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۵ چھاپہ ٹائپ۔

اگر کوئی شخص سو سال سے بعد کو چند سال ہی سے ابتدا اپنے خیال میں رکھ کر محدود کرے تو یہ حد بندی اس کا اپنا خیال ہے بات صاف ہے۔ سو سال سے بعد کے زمانہ کو بشر نے محدود نہیں کیا اور نہ سو سال سے بعد سے آج تک کوئی جاٹ تحصیل بٹالہ سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ایسا مصدق گزرا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور علیہ الصلوۃ والسلام و صلے مطاعہ و علے آل ہما دائماً ابداً۔ عاجز بدر دہلوی حال وارد چک ۴۳ جنوبی علاقہ سرگودہا

حضرت خواجہ صاحب راولپنڈی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واقعہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۱ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور ... ... راول پنڈی میں تشریف لائے اور ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن .. .. کے زیر انتظام بروز ایتوار واقعہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۱ء کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ایک بڑا بھاری لکچر اسلامیہ سکول راول پنڈی میں سوانح عمری جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیا۔ اور اس کا اصل موضوع حاضرین جلسہ کی تعداد غالباً پانچ چھ سو تھی۔ بڑے بڑے جنٹلمین لکچر میں موجود تھے۔ خواجہ صاحب کے لکچر سے کمرہ میں ایسا سکوت تھا اور حاضرین کے دل پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ ہر ایک فرد بشر کے مونہہ سے واہ واہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لکچر ۵½ بجے تک رہا مگر کچھ حصہ لکچر کا رہ گیا۔ حسب التجا رساکنان راول پنڈی خواجہ صاحب نے دوسرے دن بوقت ۳ بجے کے بقایا لکچر کا وعدہ کیا۔ چنانچہ چار بجے لوگ جمع ہوگئے۔ الا باعث اس کے کہ پریزیڈنٹ صاحب قاضی سراج الدین تشریف نہیں لائے تھے۔ لکچر پورے وقت پر شروع نہ ہوسکا۔ پہلے دو طالب علموں نے بعد سنانے ایک رکوع قرآن شریف ایک حافظ کی ایک نعت پڑھی۔ بعد اس کے چند منٹ مولوی عبد اللہ صاحب متوطن کشمیر نے تھوڑا سا وعظ سنایا۔ اخیر میں خواجہ صاحب نے لکچر شروع کیا اس لکچر کے پریزیڈنٹ آغا حسین صاحب تحصیلدار راول پنڈی تھے خواجہ صاحب نے بڑی اعلےٰ درجہ کی تقریر کی۔ حاضرین کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ان کی خواہش ہوئی کہ اور لکچر بھی سنیں گمان راول پنڈی میں خواجہ صاحب کے لکچر کی ایسی شہرت اور کامیابی ہوئی ہے کہ تحریر سے باہر ہے امید کہ جناب اخبار میں شائع کر دینگے

کرم الٰہی احمدی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ چونگی سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

خواجہ صاحب لیکچر کا اصل موضوع یہ تھا کہ بلحاظ اخلاق فاضلہ و قوت قدسیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانی کمالات کا انتہائی نقطہ عملی اور عملی طور پر اگر دنیا میں تلاش کی جاوے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے راستباز خواہ وہ عرب میں ہوں یا ہند میں یا دنیا کے کسی گوشہ میں ان کو اظہار فضائل کے لئے اتم طور پر ایسا موقع نہیں ملا جیسا کہ نبی کریم کو تمام حالات کے تحت اعلےٰ درجہ کے اخلاق حکمت شجاعت۔ عفت عدالت کے اظہار کا موقع ملا۔ لہذا آپ خاتم النبیین والمرسلین ہیں اور آپ کے سوا تمام انسانوں کے لئے کوئی قابل پیروی نمونہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ان کے کیرکٹر میں تمام انسانی قوا کی تکمیل کے لئے آبپاشی کا ذریعہ موجود نہیں۔ کرم الٰہی احمدی۔ راولپنڈی

غلط سکہ ضرب پر انعام؟

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ جس ضرب سکہ سرکاری مثلاً روپیہ یا دونی پر تاج شاہ بجائے اوپر کے نیچے کی طرف ہو۔ مشہور ہو رہا ہے کہ ایسا سکہ سرکار انعام دے کر واپس لے لیتی ہے اگر یہ بات درست ہے۔ تو کس سرکاری حاکم سے اس کے متعلق صحیح حالات معلوم ہوسکیں گے۔ ہمارے خیال میں تو یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اگر کوئی سکہ ایسا غلط ضرب ہوگیا ہو تو وہ جاری نہیں ہوسکتا۔ بہرحال کسی صاحب کو کچھ معلوم ہو تو سائل کی اطلاع کے واسطے مطلع فرمادیں۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں

تمدن میں سب سے پہلے انسان کو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے۔ آٹے۔ ایندھن۔ روٹی پکانے کی یا پکی پکائی روٹی کے مل جانے کی اور مکانات کی اور جہاں تک میں دیکھتا ہوں۔ ان چاروں چیزوں کے لئے۔ مہاجرین کی ایک مختصر جماعت کو جس قدر تکلیف پیش آسکتی میں یا آرہی ہیں اس کا اندازہ کچھ وہی دل کر سکتے ہیں جن پر گذر رہی ہے

بعض صوفیاء (خواہ وہ نام ہی کے ہوں) اپنے تصوف کی جنہ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ لذیذ کھانا نہ کھائیں اس لئے جب کبھی دودھ یا گوشت ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اس میں راکھ یا مٹی یا ریت کی دو تین چٹکیاں ڈال لیتے ہیں تاکہ نفس کو مزا حاصل نہ ہو۔ اگر یہ راہ سچی ہی ہوتی۔ تو مہاجرین کو بہت کچھ یہ بات بغیر کسی اہتمام کے حاصل ہے کیونکہ آٹے میں ... ملا کر بڑی فراخدلی سے کام لیا جاتا ہے ملجاتی ہے اور دوسری چیزیں بھی حتی الوسع ایسی ہی مہیا کر کے دی جاتی ہیں۔ جن میں نفس بقدر ضرورت شریعی سے زیادہ احتیاط حاصل نہ کر سکے۔

نال نہ ہونے کی وجہ سے ایندھن کا یہ حال ہے کہ باہر سے کچھ لوگ اوپر ادھر سے کچھ لکڑیاں لاتے ہیں اور کچے کچے گشت لگا کر ضرورتمندوں کو جلاتے ہیں اور پھر مونہہ مانگی قیمت پاتے ہیں اور بلا مبالغہ ایک روپیہ کا مال چار روپے میں بک جاتے ہیں۔ روٹی پکانے کے لئے کوئی تنور نہیں اور یہاں خدا جانے کیا طریق ہے کہ گجرات۔ شاہ پور سیالکوٹ کے اضلاع کی طرح روٹی ماچھیوں کے گھروں میں نہیں پکتیں بلکہ ہندوؤں کی طرح گھر گھر میں علیحدہ تنور بنا ہوا ہے اس سے گھر والوں کو بوجہ بیماری یا ضعف یا عدیم الفرصتی یا کلاہے کے جو کچھ تکلیف ہے وہ تو ہے ہی مگر جو لوگ تو مہمان ہوں نہ بورڈر ان کو کھانا ملنے میں جو دقتیں ہیں وہ بھی ناگفتہ بہ ہیں مکانوں کا یہ حال ہے کہ منہ مانگا کرایہ دینے کو تیار ہیں مگر مکان حسب خواہش تو کجا برائے رہائش بھی نہیں ملسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان مشکلات کو حل کرے مگر جماعت کے اہل ثروت یا تجارت پیشہ اصحاب اگر توجہ فرماویں تو منافع حاصل کرنے کے علاوہ عند اللہ ماجور بھی ہوں ایندھن کی تجارت کے لئے میدان بالکل صاف ہے اگر کوئی صاحب ہمت کریں۔ آٹا پیسنے کی کل منگوانے کا عمدہ موقعہ ہے اگر کوئی حضرت جرأت کریں مگر یہ سعادت غالباً کسی ہندو کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے کوئی نانبائی یہاں بنیت ہجرت آجاوے تو اسے انشاء اللہ نفع مند کام کرنے کا کافی موقعہ ہے۔ کوئی